زُبدَۃُ التّحقیق

(مسئلہ افضلیت کا تحقیقی جائزہ)

﴿تصنیف﴾

سیّد عبدالقادر جیلانی

☆☆☆☆☆

نام کتاب: **زبدۃ التحقیق**

مصنف: سید عبدالقادر جیلانی

تعداد: دو ہزار

اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ بمطابق جولائی 2010ء

کمپوزنگ: انعام الحق قادری، عبدالرحمٰن

پروف ریڈنگ: علامہ سید مظہر حسین شاہ گیلانی

ہدیہ: 350 روپے

(بحسن اہتمام)

انٹرنیشنل مسلم موومنٹ

دارالعلوم قادریہ جیلانیہ ۔ لندن

Phone:0044-208 5204121

۱۔ سید مظہر حسین شاہ گیلانی، دارالعلوم قادریہ جیلانیہ والتھم سٹو، لندن
Ph:0044-7940225723.

۲۔ اشتیاق علی قادری، 50 Knotts
Green Road, E10 6D
Leyton, London.
Uk.Ph:0044-7944446954

۳۔ حافظ محمد عمران قادری، Sint Willi
Brordusstraat, 53 1074 XK,
Amsterdam. Holland.
Ph:0031-642977566

۴۔ عزیز حیدر قادری، قادریہ جیلانیہ پبلیکیشنز
دارالعلوم قادریہ جیلانیہ، گنج بھاٹہ،
راولپنڈی فون: 0300-5112339

۵۔ چشتی کتب خانہ، ارشد مارکیٹ، جھنگ بازار،
فیصل آباد۔ فون: 0323-7655155

۶۔ اسلامک بک کارپوریشن، اقبال روڈ کمیٹی
چوک، راولپنڈی 051-5538111

۷۔ احمد بک کارپوریشن، اقبال روڈ کمیٹی چوک
راولپنڈی 051-5558320

۸۔ عباسی کتب خانہ، جوہر مارکیٹ، جوڑیا بازار کراچی

۹۔ نظامیہ کتاب گھر، زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار،
لاہور 0301-4377868

۱۰۔ دارالعلم، سستا ہوٹل دربار مارکیٹ، لاہور

۱۱۔ قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ لاہور

۱۲۔ اسلامی کتب خانہ، کچہری روڈ، ایبٹ آباد
فون 0346-9588990

۱۳۔ کتب خانہ، دربار عالیہ گولڑہ شریف

۱۴۔ درویش کتب خانہ، دربار عالیہ دھنکہ شریف
لساں نواب مانسہرہ

۱۵۔ الحکم بک سنٹر، صدر بازار ہری پور۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقدم ہو اوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہوتا اور محققین میں اس بات کا کوئی بھی قائل نہیں۔

شیخ ابن عربی اور مذہب جمہور:

شیخ اکبر ﷫فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں جمہور کے ساتھ ہمارا اختلاف ہے جمہور کہتے ہیں کہ جو افضل تھا وہ پہلے خلیفہ ہوا جبکہ ہمارے نزدیک جس کا زمانہ پہلے تھا وہ پہلے خلیفہ ہوا اور یہ ترتیب خلافت ان کی عمروں کے لحاظ سے ہوئی۔ جس نے دنیا سے پہلے رخصت ہونا تھا اسے پہلے خلافت سے نوازا گیا اور جس نے بعد میں اس دنیا کو چھوڑنا تھا وہ بعد میں خلیفہ ہوا۔ شیخ اکبر﷫ تقدم زمانی کو وجہ افضلیت نہیں سمجھتے جس کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ خلفائے ثلاثہ جو حضرت علی مرتضیٰ؄ سے زمانے میں مقدم ہیں ان کے ہاں مرتبے میں افضل نہیں ہوں گے۔

دوسرا نتیجہ یہ ہوگا کہ خلفائے راشدین کی ترتیب خلافت ہی کو ترتیب مرتبہ سمجھنا اور اس پر اجماع کا دعویٰ کرنا بلادلیل ہوگا کیونکہ یہ مذھب جمہور ہے۔ اور مطلق جمہور دلیل شرعی نہیں ہے ''**علیکم بالسواد الاعظم من شذشذفی النار**'' یہ حدیث جماعت کے مقابلے میں جماعت کے ساتھ اختلاف میں مفید معنی نہیں ہے بلکہ فرد کے جماعت کے مقابلے میں اختلاف پر تنبیہ ہے۔

امام ابوبکر جصاص اپنی کتاب اصول الجصاص صفحہ 147/2 پر ارقام فرماتے ہیں: ''**ستفترق امتی الی ثلاث وسبعین فرقۃ کلھافی النار الاواحدۃ**''. **فی اخبار نحوھا یوجب تصویب الاقل و تقلیل الاکثر**

فبطل اعتبار الکثرۃ والقلۃ اذا وقع الخلاف علی وجه الذی قدذکرنا ویجب علیناحینئذ طلب الدلیل علی الحکم من غیر جهۃ الاجماع وقدارتد اکثر الناس بعد وفات النبی و منعوا الصدقۃ و کان المحقون الاقل وهم الصحابۃ وقد کان اکثر الناس فی زمن بنی امیۃ علی القول بامامۃ معاویۃ ویزید واشباهما من ملوک بنی مروان والاقل کانوا علی خلاف ذالک ومعلوم ان الحق کان مع الا قل دون الاکثر۔"

ترجمہ: "میری اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سارے کے سارے جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے" اس طرح کی احادیث میں، قلیل ترین کوحق پر کہنا پڑتا ہے اور اکثر کو قلیل کہنا پڑتا ہے۔ سوقلت وکثرت کا اعتبار باطل ہوجاتا ہے، جس وقت اس طرح کا اختلاف پیدا ہوجائے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو طلب دلیل واجب ہوجاتی ہے حکم معلوم کرنے کیلئے جو کہ جہت اجماع سے تعلق نہیں رکھتی، اور بہت سارے لوگ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگ مرتد ہوگئے اور انہوں نے صدقہ زکوٰۃ کو روک لیا، اور حق پر تھوڑے تھے اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ اور بنوامیہ کے زمانے میں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید (ملعون) کی امامت کا قول کرنے والے زیادہ لوگ تھے اور اُن جیسے دوسرے مروانی بادشاہوں (کی امامت کا قول کرنے والے بھی اکثر لوگ تھے) اور تھوڑے سے لوگ اس کے خلاف تھے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ حق تھوڑے لوگوں کے ساتھ تھا نہ کہ اکثر لوگوں کے ساتھ۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی متوفی 638ھ نے اپنے اس آخری بیان میں واضح فرمادیا کہ میں ترتیب خلافت میں جمہور کے ساتھ ہوں مگر ترتیب افضلیت میں

میرا مذہب توقف ہے۔اور اس سے پیشتر امام ابوالحسن علی بن اسماعیل اشعری نے بھی اپنی کتاب مقالات الاسلامیین صفحہ 147/2 پر قول نمبر 5 منجانب اہل السنت والجماعت توقف در تفضیلت بیان کر کے واضح کر دیا کہ وہ قوم بھی اہل السنت ہے جو خلفائے راشدین میں سے کسی ایک کی بھی افضلیت کا قول نہیں کرتی۔افضلیت خواہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی ہو یا علی مرتضیٰ ﷺ کی ضروریات دین میں سے نہیں ہے کوئی اُسے مانے یا نہ مانے اُسے سنیت سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کا توقف کو ترجیح دینا

شاہ عبدالحق حجۃ الحق علی الخلق محدث دہلوی قادری موسوی متوفی 1054ھ اپنی نامی گرامی کتاب تکمیل الایمان صفحہ 58 پر رقمطراز ہیں:

پس صحیح آن است که درامامت وخلافت افضلیت شرط نیست پس امامت دلیل افضلیت نتواندبود و نزدمادلیل دیگر نیست که قاطع بود ودلالت کند برتفضیل بعضے ائمه بربعضے، چه عقل رابدرك حقیقت آن راه نیست و اخباریکه درفضائل ایشان ورود یافته متعارض اندپس جزتوقف و سکوت سبیلے نباشد۔

ترجمہ: پس صحیح بات یہ ہے کہ امامت اور خلافت میں افضلیت شرط نہیں ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ امامت افضلیت کی دلیل نہیں ہو سکتی، اور ہمارے پاس کوئی دوسری دلیل نہیں ہے جو قطعی ہو اور بعض ائمہ کے بعض دوسرے آئمہ پر افضلیت پر دلالت کرے، کیونکہ عقل کو حقیقت دریافت کرنے کی صلاحیت نہیں ہے اور جو احادیث کہ ان